

Khutba No. 1.  
PROPHECY AND THE BENI ISRAEL.

# نبوت

وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا دُرِّيَّتَهُ النَّبِيَّةَ الْبَارَّةَ ۝

(سورة الانعام)

(ترجمہ)

بخشاہم نے اُس کو اسحاق اور یعقوب اور قائم کیا نبوت اور کتاب کو اُس کی اولاد میں۔

پنجاب ریلیجیوس بک سوسائٹی

انارکلی - لاہور

۲۵۰۰۰

۱۹۳۳ء

بارچہارم

Punjab Religious Book Society,  
Anarkali, Lahore.

## بنی اسرائیل کی نجات کی شرطیں

”اے بھائیو! میرے دل کی آرزو اور اُن کے لئے خدا سے میری دعا یہ ہے کہ وہ نجات پائیں کیونکہ میں اُن کا گواہ ہوں کہ وہ خدا کے بارے میں غیرت تو رکھتے ہیں مگر سمجھ کیساتھ نہیں اس لئے کہ وہ خدا کی راست بازی سے ناواقف ہو کر اپنی راست بازی قائم کرنے کی کوشش کر کے خدا کی راست بازی کے تابع نہ ہوئے کیونکہ ہر ایک ایمان لانے والے کی راست بازی کے لئے مسیح شریعت کا انجام ہے۔ چنانچہ موسیٰ نے یہ لکھا ہے کہ جو شخص اُس راست بازی پر عمل کرتا ہے تو شریعت سے ہے وہ اُسی کی وجہ سے زندہ رہیگا مگر جو راست بازی ایمان سے ہے وہ یوں کہتی ہے کہ تو اپنے دل میں یہ نہ کہہ کہ آسمان پر کون بڑھیکگا؟ (یعنی مسیح کے اُتار لانے کو) یا کہ اُو میں کون تریگا؟ (یعنی مسیح کو مردوں میں سے جلا کر اوپر لانے کو) بلکہ کیا کہتی ہے؟ یہ کہ کلام تیرے نزدیک ہے بلکہ تیرے مُنہ اور تیرے دل میں ہے یہ وہی ایمان کا کلام ہے جس کی ہم منادی کرتے ہیں کہ اگر تو اپنی زبان سے مسیح کے خداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لئے کہ خدا نے اُسے مردوں میں سے جلا یا تو نجات پائیگا کیونکہ راستبازی کے لئے ایمان لانا دل سے ہوتا ہے اور نجات کے لئے اقرار مُنہ سے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کتاب مقدس یہ کہتی ہے کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائیگا وہ شرمندہ نہ ہوگا کیونکہ یہودیوں اور یونانیوں میں کچھ فرق نہیں۔ اس لئے کہ وہی سب کا خداوند ہے اور اپنے سب دعا مانگنے والوں کے لئے قیاض ہے کیونکہ جو کوئی خداوند کا نام لیگا نجات پائیگا مگر جس پر وہ ایمان نہیں لائے اُس سے کیونکہ دعا مانگیں؟ اور جس کا ذکر انہوں نے نہیں سنا اُس پر ایمان کیونکر لائیں؟ اور بغیر منادی کرنے والے کے کیونکر سنیں اور جب تک وہ بھیجے نہ جائیں منادی کیونکر کریں؟ چنانچہ لکھا ہے کہ کیا ہی خوشامیں اُن کے قدم جو اچھی چیزوں کی خوشخبری دیتے ہیں؟ لیکن سب نے اس خوشخبری پر کان نہ دھرا چنانچہ یسعیاہ کہتا ہے کہ اے خداوند ہمارے پیغام کا کس نے یقین کیا ہے؟ پس ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے اور سننا مسیح کے کلام سے۔

لیکن اسرائیل کے حق میں یوں کہتا ہے کہ میں دن بھر ایک نافرمان اور عجیبی اُمت کی طرف اپنے ہاتھ بڑھائے رہا (رومیوں ۱۰: ۱۰-۲۱)۔



بِسْمِ اللّٰهِ

بخشنا ہم نے اُس کو اسحق اور یعقوب اور قائم کیا نبوت اور کتاب کو اُس کی اولاد میں  
(سورہ انعام)

حمد و ثنا اُس خدا کے لئے جو اپنے تمام بندوں پر فضل بخش کرنے والا ہے ہمارا ارادہ ہے کہ معتز ناظرین و سامعین کی خدمت میں یہ بات پیش کریں کہ اللہ جل شانہ نے تمام جہان میں سے بنی اسرائیل ہی کو کیوں نبوت و کتاب کے لئے مخصوص کیا سو واضح ہو کہ اس انحصار و حفاظت حق کے لئے یہی بہتر طریقہ تھا کیونکہ جنس و زبان اور عادات و مدارج کے لحاظ سے ہی قوم صیانت حق اور اس کو تعطیل و تخریب سے بچانے کے لائق تھی کیونکہ سچائی ابھی شیر خوار بچے کی مانند تھی اور لوگ بت پرستی و گناہ اور جہالت و حماقت کے سمندر میں غرق ہو رہے تھے۔ نہ حق و باطل میں کچھ فرق تھا اور نہ حرام و حلال میں تمیز تھی پس حکمت الہی نے یہ چاہا کہ موجودہ لوگوں میں سے ایک بہترین شخص کو بلا کر اُس پر اور اُس کے بعد اُس کی اولاد پر بتدریج احکام الہی اور اوامر و نواہی کا اظہار کیا جائے چنانچہ ابراہیم منتخب کیا گیا اور پھر اُس کا بیٹا اسحق اور پھر اُس کے بعد یعقوب اور بعد ازاں اُن کی اولاد میں سے بارہ اشخاص منتخب ہوئے پھر اُن کو ایک قوم بنایا اور اُن کی طرف انبیاء و رسل کو بھیجا اور حقائق الہیہ اور شریعت مقدسہ کو وحی اور الہام کے ذریعہ اُن پر ظاہر فرمایا۔ کیونکہ اگر سچائی خالص اور بے لوث حالت میں صرف ایک ہی قوم میں موجود ہوتو اس سے بدیہا بہتر ہے کہ وہ خلط ملط اور آمیزش کی حالت میں عام طور پر تمام اقوام عالم میں موجود ہو۔

اس میں شک نہیں کہ ابتداء خلقت ہی سے حقانیت طبعاً اقوام میں شائع تھی لیکن چونکہ کسی خاص گروہ سے مخصوص نہ تھی اس لئے لوگوں نے فساد کئے اور حق کے نشانات مٹ گئے اور انسان بت پرستی میں مبتلا ہو گیا۔ نوح اور اُس کے خاندان کے سوا تمام بنی آدم بت پرستی میں مبتلا ہو گئے۔ پس خدا نے اُن کو طوفان سے ہلاک کیا اور اُس وقت سے حق سبحانہ و تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو احکام و شریعت الہی کے لئے مخصوص کیا جو اُن کے لئے اور خود ہر زمانہ کے لئے باعث فضیلت تھا جیسا کہ زمانہ کے واقعات اور تجربے بھی اسی پر دلالت کرتے ہیں۔

لیکن اس کے علاوہ ایک اور سبب بھی تھا جس کو سب سے بڑا سبب کہنا چاہئے جو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو اس لئے اس فضیلت سے سرفراز کیا کہ خدا کا مظہر اتم و اکمل اس قوم

میں ظاہر ہونے کو تھا اور چونکہ مسیح انجیل کے بیان کے مطابق ابن اللہ یا قرآن کے بیان کے موافق کلمہ اللہ اور روح اللہ ہے اس لئے وہ خدا کے سرور اور اُس کی شادمانی کا منبع ہے۔ اس لئے جس قوم میں وہ ظاہر ہونے والا تھا اُس کو خدا نے بہت سربلند کیا اور تمام اقوام عالم پر فضیلت بخشی۔ تمام دیگر اقوام عالم کو چھوڑ کر اُن کو ایک خاص قوم بنایا۔ اُن کو نور بخشا۔ اُن کے ساتھ نور ہو کلام کیا۔ اُن کے اسم سے موسوم ہوا۔ اُن کی کُنیت اختیار کی۔ اور انہیں کے ڈیروں کے وسط میں اپنے لئے پاک ترین مقام اختیار کیا۔ اُن کی خاطر مصریوں کے پہلو ٹھے مارے اور فرعون کو اُس کے لشکر سمیت برباد کیا۔ انہیں کی خاطر سات زبردست بڑی بڑی اقوام کو ہلاک کر کے اُن کے ملک اُن کے درمیان تقسیم کر دئے اور اُن کو ایسے دل پسند اور مرغوب و فرحت افزا باغوں میں بسایا جن میں نہریں جاری تھیں۔

اب ذرا غور و فکر کر کے دیکھئے کہ اس شریف قوم کے بارے میں آپ کی کتاب میں کیا مرقوم ہے۔ ممکن ہے کہ اس سے آپ پر وہ بھاری راز کھل جائیں جن کا اس سے پیشتر آپ نے کبھی خیال بھی نہیں کیا کیونکہ شاید اس عظیم الشان امر کا بیان آپ کی کتاب میں ایسا ہی ہو جیسا کہ ہماری کتاب میں ہے۔ ہمارے ہاں تورات میں مرقوم ہے کہ اللہ جل شانہ نے پہلے آدم کو چُن لیا۔ پھر اُس کے بعد شیت کو اور اُس کے بعد نوح کو۔ پھر ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کو اور پھر اُن کی اولاد میں یہوداہ کے خاندان کو برگزیدہ کیا اور اُس میں سے داؤد کو جس کے گھرانے سے مسیح پیدا ہوا۔ ایسی قوم جس کے بعض افراد بعض کی نسل تھے اور آپ کی کتاب میں بھی یونہی مرقوم ہے اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کے گھر کو اور عمران کے گھر کو سارے جہان سے کہ اولاد ہے ایک دوسرے کی اور اللہ سُنتا جانتا ہے۔ (سورہ آل عمران ۳) واضح ہو کہ آل عمران آل مریم ہے چنانچہ سورہ عمران میں یوں بھی مندرج ہے ”مریم بیٹی عمران کی . . . . . پس چھوڑا ہم نے اُس میں اپنی رُوح سے“ اور جب برگزیدہ کیا آل عمران کو تو مریم کو بھی برگزیدہ کیا۔ چنانچہ اسی سورت میں مرقوم ہے ”کہا فرشتوں نے کہ اے مریم اللہ نے تجھ کو پسند کیا اور پاک کیا اور تمام جہان کی عورتوں سے چُن لیا“

اس مقام پر ایک نہایت جلیل القدر قرآنی نکتہ ہے چنانچہ یوں مرقوم ہے ”اولاد ہے ایک دوسرے کی“ یعنی یہ سب برگزیدگانِ ایزدی دونو جانب سے محدود ہیں۔ آدم سے آغاز ہے اور مریم پر ختم ہے اور ان میں نسبی اجنبیت کا کوئی درجہ پیدا نہیں ہوتا کیونکہ آدم سے نسبی سلسلہ شروع



ہو کر مسیح کی والدہ مریم بنت عمران پر ختم ہو جاتا ہے پس کوئی باپ ایسا نہیں ہے جو اپنے سے پیشتر کی گذشتہ پشتوں میں سے کسی کا بیٹا نہ ہو یا پشت ماٹے مابعد میں سے کسی کا والد نہ ہو۔ مسیح فی الحقیقت انبیائے سابقین کے نسب نامہ کے سلسلہ سے جدا ہے اُس کے حق میں قرآن کا یہ قول کہ ”اولاد ہے ایک دوسرے کی“ صادق نہیں ٹھہرتا۔ مثلاً قابیل آدم کی اولاد ہے اور حام و یافث نوح کی اولاد سے ہیں اور اسمعیل ابراہیم کی اولاد ہے اور عیسو و یعقوب اسحاق کی اولاد ہیں۔ کیونکہ یہ سب فی الحقیقت انبیائے سابقین کی اولاد ہیں لیکن پشت ماٹے مابعد کے والدین نہیں ہیں بلکہ اس مبارک سلسلہ سے جدا ہو گئے اور دیگر اقوام میں خلط ملط ہو گئے اور اس لئے اُن میں یا اُن کی اولاد میں آئندہ کے لئے کبھی کسی امر عظیم کی امید و توقع رکھنا ناممکن ہے حقیقت یہ بات نہایت ہی غور و تحوض کے لائق ہے۔

گو کہ قرآن نے کسی ایک مقام پر مسیح کے آبا و اجداد کا ذکر اُس ترتیب سے نہیں کیا جس سے وہ انجیل میں مذکور ہیں تو بھی ایسی صورت میں بیان کیا ہے جس سے کافی اور شافی اشارات ملتے ہیں چنانچہ مذکورہ بالا آیت میں آدم و نوح اور ابراہیم و آل عمران کا ذکر کیا ہے اور ایک اور مقام پر اسحاق و یعقوب کا اور کسی جگہ پر داؤد و سلیمان کا اور پھر ایک مقام پر مریم کا ذکر کیا ہے اور یہ شہادت دی ہے کہ وہ ایک دوسرے کی اولاد ہیں اور خدا کے پاک بندے اور تمام جہان کے پسندیدہ ہیں اب ہم ان کی بعض بڑی بڑی فضیلتوں کا بالترتیب حسب آیات قرآنی بیان کریں گے۔

**اول۔** خدا نے اُن کو اپنی رحمت و برکات سے ممتاز فرمایا۔ چنانچہ سارہ زوجہ ابراہیم سے یوں خطاب کیا ”تو تعجب کرتی ہے اللہ کے حکم سے؟ اللہ کی رحمت ہے اور برکتیں تم پر آئے گھر والو“ (سورہ ہود)

**دوم۔** نبوت و کتاب سے اُن کو مخصوص کیا جیسا کہ مرقوم ہے ”بخشنا اُس (ابراہیم) کو اسحاق اور یعقوب اور قائم کیا نبوت اور کتاب کو اُس کی اولاد میں“ (سورۃ الانعام) اس آیت سے نہایت صراحت کے ساتھ ثابت ہوتا ہے کہ ابراہیم کی اولاد اسحاق اور یعقوب سے جاری ہے۔ اسمعیل اور عیسو سے نہیں جیسا کہ آیت کے الفاظ سے عیاں ہے اسی طرح کی اور بہت سی آیات ہیں چنانچہ سورہ مؤمن میں مرقوم ہے ”ہم نے دی ہوئی کوراء کی سوجھ اور وارث کیا بنی اسرائیل کو کتاب کا سچھاتی اور سچھاتی عقلمندوں کو“



سوم۔ نبوت و کتاب کے علاوہ اُن کو سلطنت سے بھی شرف اختصاص بخشا۔ چنانچہ سورۃ الجاثیہ میں مندرج ہے ”اور ہم نے دی بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت اور کھانے کو دیں“۔ ستھری چیزیں اور اُن کو بزرگی دی تمام جہان پر۔“

چہارم۔ اللہ جل شانہ نے اُن کو علم سے اختصاص بخشا۔ چنانچہ سورۃ المؤمنین میں مرقوم ہے ”ہم نے پسند کیا اُن کو علم پر تمام جہان کے لوگوں سے۔“

پنجم۔ اُن کو ارض مقدس کے وارث بنایا۔ چنانچہ سورۃ مائدہ میں مرقوم ہے کہ موسیٰ نے اپنی قوم سے یوں کہا ”داخل ہوا ارض مقدس میں جو اللہ نے تمہارے واسطے لکھ دی۔“

ان آیات سے صاف واضح ہوتا ہے کہ تمام جہان کے لوگوں کو بنی اسرائیل کی سرزمین سے برکت ملتی ہے اور کسی اہمیت سے کوئی ایسا اور مقام روسے نہیں پر ثابت نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اہل عالم اُس زمین کے باشندوں یعنی بنی اسرائیل کے وسیلہ سے برکت پاتے ہیں کیونکہ زمین بذات خود اہل عالم کے لئے برکت نہیں ہو سکتی اور اس بشارت سے خدا کا وہ وعدہ جو اُس نے ابراہیم سے فرمایا اور پھر اسحاق و یعقوب کے لئے دہرایا پوری موافقت رکھتا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے ”تب خداوند کے فرشتے نے دوبارہ آسمان پر سے ابراہیم کو پکارا اور کہا کہ خداوند فرماتا ہے کہ اس لئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اِلاٰہی بیٹا بیچ نہ رکھا میں نے اپنی قسم کھائی کہ میں برکت دیتے ہی تجھے برکت دوزگا اور بڑھاتے ہی تیری نسل کو..... بڑھاؤنگا اور تیری نسل سے زمین کی ساری قومیں برکت پائیں گی۔“ پھر کتاب مقدس میں ایک مقام پر مندرج ہے کہ اللہ جل شانہ نے یعقوب پر ظاہر ہو کر یوں فرمایا ”میں خداوند تیرے باپ ابراہیم کا خدا اور اسحق کا خدا ہوں۔ میں یہ زمین جس پر تُو لیٹا ہے تجھے اور تیری نسل کو دوزنگا اور تیری نسل ایسی ہوگی جیسی زمین کی گرد اور تو پورب۔“

پچھم۔ اتر دکن کو پھوٹ نکلیگا اور زمین کے تمام گھرنے تیری نسل سے برکت پائیں گے“ (پیدائش ۲۲: ۱۵-۱۸ و ۳۸ و ۱۲)

جو کچھ ہم بیان کر چکے ہیں اُس سے دو نہایت قابل غور باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

اول یہ کہ نبوت و کتاب اور رسالت و حکومت اور اُن کے لوازم یعنی صراط المستقیم کی طرف بنی آدم کی ہدایت و رہبری اور اُن کے اخلاق و عادات کی تہذیب کو اللہ جل شانہ نے بنی اسرائیل کے ساتھ مخصوص کر کے اُن کی میراث مقرر کر دیا اور اُس میں کوئی اجنبی یا قرابتی اور دشمن یا دوست اُن کے ساتھ منازعت و مزاحمت نہیں کر سکتا۔ پس بنی اسرائیل تمام



جہان کے مادی اور معلّم ہیں اور جس نے اُن سے ہدایت حاصل نہیں کی وہ راہِ راست سے ہٹک گیا اور غضبِ ایزدی کے سخت میں آگیا۔ دوم یہ کہ بنی اسرائیل کو یہ تمام امتیاز و شرف اس بات سے حاصل ہوا کہ وہ اُس آبائی سلسلہ میں شامل ہوئے جس سے مسیح جو تمام جہان کا نجات دہندہ ہے پیدا ہوا جس نے ہماری اور بلکہ تمام جہان کی خطاؤں کے لئے اپنے کو کفارہ میں دے دیا۔ یہ شخص ایسا عظیم الشان اور رفیع الدرجات ہے کہ اُس کو تمام زمین و آسمان اور مافیہا کا کامل اختیار دیا گیا ہے اور وہ کلمۃ اللہ و روح اللہ ہے جس کے حق میں تمام انبیاء و رسل شہادت دیتے ہیں اور اُن کی تمام اُمیدیں اور آرزوئیں اُسی سے پختہ ہیں۔

ہم آپ کو دکھا چکے ہیں کہ آپ کی کتاب کس طرح آپ کو اُس بے نظیر شخص کی طرف جس سے آپ کو برکت مل سکتی ہے رہ نمائی کرتی ہے کیونکہ آدم و نوح و ابراہیم اور آلِ عمران و داؤد و سلیمان سب کے سب اُس طفلِ بیت لحم کے سامنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں۔ پس اُس سے گمراہ نہ ہوا اور اپنے غور سے فریب نہ کھاؤ۔ اپنی کتاب سے ہدایت پر ہدایت حاصل کرو۔ یسوع پر ایمان لاؤ نجات یافتہ بن جاؤ اور حق پر شک نہ لاؤ اور نہ دل سے کہو اسے خدا ہم کو راہِ راست پر چلاؤ اُن کی راہ پر جن پر تو نے فضل کیا۔ نہ جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کی۔ آمین۔“

## بنی اسرائیل کی نجات کی شرطیں

پس میں کہتا ہوں کیا خدا نے اپنی اُمت کو رد کر دیا؟ ہرگز نہیں! کیونکہ میں بھی اسرائیلی ابراہیم کی نسل اور بنیامین کے قبیلے میں سے ہوں۔ خدا نے اپنی اُمت کو رد نہیں کیا جسے اُس نے پہلے سے جانا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ کتاب مقدس ایلیاہ کے ذکر میں کیا کہتی ہے؟ کہ وہ خدا سے اسرائیل کی یوں فریاد کرتا ہے: ”اے خداوند اُنہوں نے تیرے نبیوں کو قتل کیا اور تیری قربان گاہوں کو ڈھادیا۔ اب میں اکیلا باقی ہوں اور وہ میری جان کے بھی خواہاں ہیں۔ مگر جواب الہی اُس کو کیا ملا؟ یہ کہ میں نے اپنے لئے سات ہزار آدمی بچا رکھے ہیں جنہوں نے بعل کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکے۔ پس اسی طرح اس وقت بھی فضل سے برگزیدہ ہونے کے باعث کچھ باقی ہیں۔“

”اے بھائیو! کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اپنے آپ کو عقلمند سمجھ لو۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم اس بھید سے ناواقف رہو کہ اسرائیل کا ایک حصہ سخت ہو گیا ہے اور جب تک غیر قومیں پوری پوری داخل نہ ہوں وہ ایسا ہی رہیگا اور اس صورت سے تمام اسرائیل نجات پاؤں گا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ چھڑانے والا صیہون سے نکلیگا اور بے دینی کو یعقوب سے دفع کریگا اور ان کے ساتھ میرا یہ عہد ہوگا جب کہ میں اُن کے گناہوں کو دُور کر دوں گا۔ انجیل کے اعتبار سے تو وہ تمہاری خاطر دشمن ہیں لیکن برگزیدگی کے اعتبار سے باپ دادا کی خاطر پیارے ہیں۔ اس لئے کہ خدا کی نعمتیں اور بلا و ابے تبدیل ہے کیونکہ جس طرح تم پہلے خدا کے نافرمان تھے مگر اب اُن کی نافرمانی کے سبب تم پر رحم ہوا اسی طرح اب یہ بھی نافرمان ہوئے تاکہ تم پر رحم ہونے کے باعث اب اُن پر بھی رحم ہو۔ اس لئے کہ خدا نے سب کو نافرمانی میں گرفتار ہونے دیا تاکہ سب پر رحم فرمائے۔ واہ خدا کی دولت اور حکمت اور علم کیا ہی عمیق ہے! اُس کے فیصلے کس قدر دادا ک سے پرے اور اُس کی راہیں کیا ہی بے نشان ہیں! خداوند کی عقل کو کس نے جانا یا کون اُس کا صلاح کار ہوا یا کس نے پہلے اُسے کچھ دیا ہے جس کا بدلا اُسے دیا جائے؟ کیونکہ اُسی کی طرف سے اور اُسی کے وسیلہ سے اور اُسی کے لئے ساری چیزیں ہیں۔ اُس کی تعجید اب تک ہوتی رہے۔ آمین۔“ (رومیوں ۱۱: ۱-۵ و ۲۵-۳۶)

4th edition

25000

(پی۔ آر۔ بی ایس پریس ملتان کئی لاہور حضرت مٹرائف ڈی۔ وارث سکریٹری پنجاب ایچ جی بک سوسائٹی انارکلی لاہور پرنٹر و پبلشر کے چھپا)